کو سمجھ سکیں جو اس اکائی سے صورت پذیر ہوتے ہیں۔ اور فردِ انسانی کی فطرت کو سمجھنے کے معنی یہ ہیں کہ اس کی شخصیّت کی گاڑی کے ڈرائیور کو یعنی اُس کے افعال کی اندرونی قوّتِ محرکہ کو سمجھا جائے۔ جب تک ہمیں اس قوّت کا علم نہ ہو ممکن نہیں کہ ہم معلوم کر سکیں کہ وہ کون سا قانونِ قدرت ہے جو انسان کے اعمال کو ضبط میں رکھتا ہے اور اُن کی سمت اور منزل معیّن کرتا ہے اور قوموں کے عروج و زوال کے اسباب پر حاوی ہے۔ فلسفۂ خودی کی رُو سے انسان کے اعمال کی قوّتِ محرکہ سچّے خدا کی محبّت ہے اور یہی وہ قوّت ہے جو افراد کو متّحد کر کے ایک قوم کی شکل دیتی ہے۔ جب کوئی قوم سچے خدا سے محبّت نہ کر سکے تو وہ اُس کی بجائے کسی اور تصوّر کو جس کی طرف وہ حسن و کمال کے اوصاف منسوب کر سکتی ہو، اپنا نصب العین بنا لیتی ہے۔ اور پھر اُسی سے محبّت کرتی ہے اور اپنے سارے اعمال کو اُس کی محبّت کے تابع کر دیتی ہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد جب وہ محسوس کرتی ہے کہ اُس میں حسن و کمال کے اوصاف درحقیقت موجود نہیں، وہ مجبور ہوتی ہے کہ اُس کی محبّت سے رجوع کرے یہاں تک کہ اُسے بالکل ترک کر دے اور جب یہ نوبت آتی ہے تو قوم صفحۂ ہستی سے مٹ جاتی ہے۔

تاریخِ عالم کے چار ادوار

تاریخ کے ان فلسفیوں کی ایک اور غلطی یہ ہے کہ انہوں نے انسانی تاریخ کو کائنات کی باقی تاریخ سے الگ کر کے سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ انسانی تاریخ مجموعی تاریخِ عالم کا ایک دَور ہے جو اُس کے پہلے ادوار سے بے تعلّق نہیں ہو سکتا، بلکہ ضروری ہے کہ وہ اُن کے ساتھ ہم آہنگ اور مسلسل ہو۔

ایچ۔ جی۔ ویلز (H.G.WELLS) نے اپنی عالمی تاریخ کی کتاب "تاریخ کا خاکہ" (Outline of History) کو بجا طور پر ابتدائے آفرینش سے شروع کیا ہے اور اس نے اپنے اس مؤقف کی تائید کے لیے فریڈرک راٹزل (FRIEDRICH RATZEL) کا یہ نہایت ہی گہرا اور دانشمندانہ قول اپنی کتاب کے شروع میں نقل کیا ہے کہ "نوعِ انسانی کی تاریخ کا فلسفہ جو فی الواقع اس نام کا مستحق ہو اس یقین سے پُر ہونا چاہیے کہ ہستی تمام کی تمام ایک وحدت ہے۔

ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم

خودی اور فلسفۂ تاریخ

تاریخ کے ناقص فلسفے

انسانی افراد اور جماعتوں کے افعال کے سلسلہ کو انسانی تاریخ کہتے ہیں لیکن کیا انسانی اعمال جن سے تاریخ کا تار و پود بنتا ہے کسی قاعدے یا قانون کے پابند ہیں' کیا ان کا کوئی مقصد ہے کیا ان کی کوئی سمت یا منزلِ مقصود ہے۔ اگر ہے تو وہ کیا ہے۔ قومیں اور تہذیبیں کیوں اُبھرتی ہیں' کیوں مٹتی ہیں۔ کیا ان کے عروج و زوال کا کوئی اصول ہے۔ کیا کوئی قوم یا کوئی تہذیب ایسی بھی ہو سکتی ہے جو قوموں اور تہذیبوں کو مٹانے والے عوامل کی زد سے محفوظ رہ سکتی ہو اور ارتقائے عالم کی منزلِ مقصود ہو۔ اس قوم کے اوصاف اور امتیازات کیا ہوں گے۔ کیا ہم ایسی قوم کو وجود میں لا سکتے ہیں' کیا ہم اپنے آپ کو ایسی قوم بنا سکتے ہیں۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ بہت سے فلسفیوں نے جن میں ڈینی لیوسکی (DENILEVSKY) سپنگلر (SPENGLER) ٹائنبی (TOYNBEE) اور سوروکن (SOROKIN) زیادہ مشہور ہیں' اپنی بالعموم غیر معمولی اور غیر ضروری طوالت کی تصنیفات میں اس قسم کے بعض سوالوں کے جوابات دینے کی کوشش کی ہے' لیکن اُن کے جوابات مبہم اور غیر واضح اور اُلجھے ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی اس بات کو ملحوظ نہیں رکھا کہ انسان کے اعمال انسان کی فطرت سے سرزد ہوتے ہیں۔ لہٰذا جب تک پہلے انسان کی فطرت کا ایک معقول اور صحیح نظریہ پیدا نہ کیا جائے' تاریخ کے واقعات کے پیچھے جو قوانینِ قدرت کام کر رہے ہیں اُن کو سمجھنا ممکن نہیں۔ تاریخ سب سے پہلے فردِ انسانی کی فطرت کے اندر جنم لیتی ہے۔ فردِ انسانی کے اعمال قوموں اور تہذیبوں کی تاریخ کی اکائی (UNIT) کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جب تک اس اکائی کو نہ سمجھا جائے ممکن نہیں کہ ہم ان بڑے بڑے مجموعوں

وہ ایک ہی تصوّر ہے جو شروع سے آخر تک یکساں رہنے والے ایک ہی قانون پر قائم چلا آتا ہے"۔ فلسفۂ تاریخ کے متعلق یہ نقطۂ نظر بالکل درست ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ارتقائے عالم ایک واحد اور مسلسل عمل ہے جو شروع سے آخر تک ایک ہی مقصد رکھتا ہے اور ایک ہی منزل کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔ اور جیسا کہ ہم اُوپر دیکھ چکے ہیں، اس عمل کو حرکت دینے والی قوّت بھی ایک ہی ہے، اور وہ خدا کا ارادۂ تخلیق یعنی خود خدا ہے۔ اس عمل کا آغاز کائناتی شعاعوں سے ہوا تھا اور اس کے پہلے بڑے دَور میں مادی کائنات ترقی پا کر تکمیل کو پہنچی تھی۔ کائنات کی مادّی تکمیل کا مقصد یہ تھا کہ مادہ اس حالت کو پائے جو زندگی کے ظہور کے لیے سازگار ہو۔ چنانچہ مادہ کی تکمیل کے ساتھ ہی زندگی کا نمایاں ظہور سب سے پہلے ایک خلیہ کے حیوان میں ہوا اور اس واقعہ سے تاریخِ عالم کا دُوسرا بڑا دَور شروع ہوا جس کے اختتام پر کائنات کی حیاتیاتی تکمیل عمل میں آئی۔ کائنات کی حیاتیاتی تکمیل کا مقصد یہ تھا کہ ایک ایسا جسم حیوانی وجود میں آئے جس میں خدا کی محبّت کا جذبہ اُس کے سارے اعمال کی قوتِ محرکہ کے طور پر نمودار ہو، چنانچہ زندگی کے کروڑوں برس کے ارتقاء کے بعد یہ جسم حیوانی وجود میں آیا اور یہی انسان ہے۔ پہلے انسان کے ظہور سے تاریخِ عالم کا تیسرا بڑا دَور شروع ہوتا ہے جسے انسانی تاریخ کا پہلا دَور کہنا چاہیے۔ اس دَور میں ارتقا کی قوتیں زمین کے گوشہ گوشہ میں اَن گنت انبیاء پیدا کر کے انسان کی نظریاتی تکمیل کے لیے کارفرما ہیں۔ اِس دَور کا مقصد یہ تھا کہ آخر کار ایک نبیؐ کامل یا رحمۃ للعلمینؐ کا ظہور ہو، جس کی نظری تعلیم اور عملی زندگی کی مثال میں خدا کی محبّت کا جذبہ انسان کی قدرتی عملی زندگی کے تمام ضروری شعبوں پر حاوی ہو جاتے اور جو اس طرح سے نوعِ انسانی کو ایک ایسا کامل نظریۂ حیات بہم پہنچائے جو انسان کی اخلاقی، سیاسی، رُوحانی، تعلیمی، قانونی، اقتصادی، علمی اور فنی ترقیوں کو نقطۂ کمال پر پہنچا سکے۔

نبیؐ کامل یا رحمۃ للعلمینؐ کے ظہور سے انسانی تاریخ کا دوسرا دَور اور تاریخ عالم کا چوتھا اور آخری دَور شروع ہوتا ہے اور وہ اس وقت ختم ہوگا جب نوعِ انسانی اپنے کمال کو پہنچے گی۔ اُمّتِ مسلمہ یا نبیؐ کاملؐ کی اُمت تاریخِ عالم کے تیسرے اور چوتھے ادوار یعنی تاریخ انسانی کے پہلے اور دوسرے ادوار کے وسط میں نمودار ہوئی ہے، تاکہ وہ نوعِ انسانی کی قیادت کی صلاحیتوں سے

بہرہ ور ہو سکے، تاکہ ایک طرف سے وہ نبیؐ کاملؐ کی وساطت سے تمام گزشتہ انبیاء کی تعلیمات کے کمال کی حامل بن جائے اور دوسری طرف سے اپنے اس امتیاز کی وجہ سے نوعِ انسانی کی آنے والی نسلوں کے لیے اُسی طرح سے کامیاب راہ نما بنے (لِتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ) جس طرح سے نبیؐ کاملؐ اُس کے کامیاب راہ نما بنے ہیں (وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا)۔ اِسی لیے قرآن حکیم نے اُمّتِ مسلمہ کو اُمّۃً وسطاً کہا ہے۔

حاصل یہ ہے کہ تاریخ عالم کے چار واقعات نہایت عظیم الشان ہیں۔ ایک تو وہ جب تخلیقِ عالم کا آغاز ہوا اور کائناتی شعاعیں یکایک "فاصلہ۔ وقت" کے ایک بحرِ ناپیدا کنار کے اندر دوڑنے لگیں۔ دُوسرا وہ جب سمندروں کے کنارے کیچڑ میں کہیں پہلا ایک خلیہ کا جاندار نمودار ہُوا۔ تیسرا وہ جب پہلا مکمل جسمِ انسانی اپنے پہلو میں خدا کی محبّت کا ایک طوفان لے کر ظہور پذیر ہوا اور چوتھا وہ جب ایک رحمۃ للعالمینؐ کی نظری تعلیم اور عملی زندگی کے نمونہ میں وہ مکمل نظریۂ زندگی نمودار ہوا جو اپنے اندر انسان کو اس کی ہر نوع کی ترقی کے نقطۂ کمال تک پہنچانے کی صلاحیتیں رکھتا ہے۔ ان میں سے ہر واقعہ ایک دَور کا آغاز کرتا ہے جو اگلے دَور کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور اُس کی آمد کے لیے راستہ ہموار کرتا ہے، یہاں تک کہ آخری دَور آجاتا ہے۔ لہٰذا انسانی ادوار کی تاریخ حیاتیاتی اور مادّی ادوار سے بے تعلق نہیں۔

کارل مارکس (KARL MARX) نے بھی ایک فلسفۂ تاریخ دیا ہے لیکن افسوس ہے کہ اس کا فلسفۂ تاریخ فطرتِ انسانی کے غلط نظریہ پر مبنی ہے اور ارتقائے عالم کے بنیادی سبب کو بھی نظر انداز کرتا ہے۔ لہٰذا وہ از سرتاپا غلط ہو کر رہ گیا ہے۔

خودی کی تکمیل اور انسان کا شاندار مستقبل

کیا انسان فی الواقع اپنے حسن و کمال کی انتہا کو پہنچے گا؟ کیا ایسا ہونا ممکن ہے؟ اقبال کہتا ہے کہ یہ سوال ہم سے نہ پوچھو بلکہ معنیٔ آدم یعنی انسان کی فطرت پر نگاہ ڈالو جس میں حسن و کمال خداوندی کی محبت کا ایک بے پناہ، ناقابلِ التوا اور ناقابلِ مزاحمت جذبہ رکھ دیا گیا ہے۔ یہ جذبہ ہر حالت میں اپنی تشفّی پا کر رہے گا اور جب تشفی پائے گا تو اس کا مطلب سوائے اس کے اور

کچھ نہیں ہوگا کہ انسان خدا کی محبّت یعنی تفکّر فی الصّفات (عبادت) اور حسنِ عمل کے ذریعہ سے صفاتِ خداوندی کے حسُن کو جذب کر کے اپنے حسُن کی انتہا تک پہنچے گا۔ اس وقت انسان جو اب اپنے گوناگوں نقائص کی وجہ سے مصرعِ ناموزوں کی طرح دلوں میں کھٹک رہا ہے ان نقائص سے پاک ہوکر مصرعِ موزوں کی طرح حسین اور دل کش ہوجائے گا۔ اُس وقت اس کی مشتِ خاک فرشتوں سے بھی زیادہ مقدّس اور منوّر ہوجائے گی اور اس کی تقدیر کا کوکبِ سعادت زمین کو اخلاقی، علمی، جمالیاتی اور روحانی طور پر بلند اور روشن کر کے گویا آسمان کا مقام دے گا۔

فروغِ مشتِ خاک نوریاں افزوں شود روزے
زمیں از کوکبِ تقدیرِ او گردوں شود روزے
یکے در معنیٔ آدم نگر از ما چہ مے پرسی
ہنوز اندر طبیعت مے خلد موزوں شود روزے

قارئینِ کرام!

- آپ کا زرِ تعاون ختم ہونے کی تاریخ لفافے پر چسپاں نام و پتہ کے لیبل پر درج ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ مذکورہ تاریخ اگر گزر چکی ہو تو ہمیں جلد از جلد مطلع فرمائیں کہ آپ کے نام پرچہ بدستور جاری رکھا جائے! اس مقصد کے لیے الگ سے یاددہانی کے خطوط ارسال نہیں کیے جا رہے۔
- بیرونِ ملک قیام پذیر حضرات سے گذارش ہے کہ جہاں ممکن ہو اپنے پرچے الگ الگ ناموں سے منگوانے کے بجائے کسی ایک نام سے اکٹھے منگوا کر باہم تقسیم کا انتظام فرمائیں۔
- سالانہ اجتماع کے موقعہ پر کتب / کیسٹس خریدنے کے خواہشمند حضرات اگر پیشگی بذریعہ ڈاک اپنی مطلوبہ کتب / کیسٹس کی فہرست ہمیں ارسال کر سکیں تو ہمارے لیے سہولت کا باعث ہوگا۔

شکریہ!